سُورَۃُ لُقمٰن

سوال 1: سورۂ لقمٰن کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سورۂ لقمٰن مکی سورت ہے۔ اس سورت میں چار (4) رکوع اور چونتیس (34) آیتیں ہیں۔ سورۂ لقمٰن مکی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب کفارِ مکہ کی مخالفت اپنے عروج پر تھی۔ وہ مختلف حیلوں، بہانوں اور پُرتشدد کارروائیوں سے اسلام کی نشرو اشاعت کا راستہ روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اس سورت میں چونکہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا تذکرہ ہے اس لیے سورت کا نام سورۂ لقمان رکھا گیا ہے۔ حضرت لقمان اہلِ عرب کے بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے۔ ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بہت وزن دیتے تھے۔ یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم یعنی دانا کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔ قرآنِ کریم نے اس سورت میں یہ واضح فرمایا ہے کہ لقمان جیسے حکیم اور دانش ور جن کی عقل و حکمت کا تم بھی لوہا مانتے ہو، وہ بھی توحید کے قائل تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک ماننے کو ظلمِ عظیم یعنی بہت بڑا ظلم قرار دیا تھا اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ تم کبھی شرک مت کرنا۔

اس سورہ کی تمہید میں یہ بتایا گیا ہے کہ کس قسم کے لوگ اس کتاب پر ایمان لائیں گے اور کس قسم کے لوگ اس سے اعراض کریں گے۔

اسی طرح سورہ کی تمہید میں بھی یہ بتایا گیا ہے کہ کس قسم کے لوگ اس برکت و رحمت سے فائدہ اٹھائیں گے اور کون لوگ اس سے محروم رہیں گے۔

اس سورہ میں انفس و آفاق کے دلائل کے ساتھ ساتھ عرب کے مشہور دانا لقمان کے نصائح کا حوالہ دیا گیا ہے، جس کا مقصود اہلِ عرب پر یہ واضح کرنا ہے کہ ان کے اندر جو صحیح فکر و دانش رکھنے والے لوگ گزرے ہیں انھوں نے بھی انھی باتوں کی تعلیم دی ہے جن باتوں کی تعلیم یہ پیغمبر دے رہے ہیں۔

سورۂ لقمٰن کا خلاصہ "توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاد دہانی" ہے۔

سوال 2: سورۂ لقمٰن کے اہم مضامین بیان کریں۔

جواب: سورۂ لقمٰن اہم مضامین

نبوت کی تصدیق کرنے، موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے اور قیامت کے دن کا اقرار کرنے کے بارے میں دلائل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے۔

1- قرآن دائمی معجزہ

اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے دستور اور حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ کے دائمی معجزے قرآنِ پاک کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا گروہ قرآنِ پاک کی تصدیق کرتا ہے اس لیے وہ جنت میں داخل ہو کر کامیاب ہو جائیں گے اور کافروں کا گروہ قرآنِ پاک کی آیات کا مذاق اڑاتا اور ان کا انکار کرتا ہے اور اس نے اپنی جہالت اور بے وقوفی کے باعث گمراہی کا راستہ اختیار کیا تو وہ جہنم کے دائمی اور دردناک عذاب کے مستحق ٹھہریں گے۔

2- نیکوکاروں کے اوصاف

سورۂ لقمٰن کے شروع میں قرآنِ مجید سے فائدہ اٹھانے والوں کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں جیسے نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور آخرت پر یقین رکھنا وغیرہ۔

3- توحید کی دعوت کا بیان

اس سورت مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید، قدرت اور صفات کاملہ کو دلائل سے پیش کیا گیا ہے۔ اور انھیں دعوت دی گئی ہے کہ باپ دادا کی اندھی تقلید چھوڑ دیں، کھلے دل سے اس تعلیم پر غور کریں جو محمد خاتم النبیین ﷺ خداوند عالم کی طرف سے پیش

کر رہے ہیں اور کیا یہ لوگ آنکھوں سے دیکھتے نہیں کہ ہر طرف کائنات میں اور خود ان کے اپنے نفسوں میں کیسے کیسے عظیم آثار اس کی سچائی پر شہادت دے رہے ہیں۔

4- حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! کبھی شرک مت کرنا، نماز قائم کرتے رہنا، خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اچھے کاموں کا حکم دینا اور برے کام سے منع کرنا، اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنا، لوگوں کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنا، زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چلنا، زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا، چال ڈھال اور بولنے میں بھی میانہ روی اختیار کرو اور ہمیشہ اپنی آواز کو پست رکھو۔

5- اللہ کے علم کی وسعت کا بیان

سورت کے آخری حصے میں تقویٰ و پرہیزگاری کا حکم دیا گیا ہے، قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کو بیان فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: سورۂ لقمٰن کے علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سورۂ لقمٰن کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1- محسنین نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (سورۂ لقمٰن: 2)

2- اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑانے والوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ (سورۂ لقمٰن: 7)

3- حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ سب سے بڑے محسن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔ (سورۂ لقمٰن: 12)

4- شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ (سورۂ لقمٰن: 13)

5- ہمیں اپنے باپ دادا کی اندھی پیروی کے بجائے اس شخص کی پیروی کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔ (سورۂ لقمٰن: 15)

6- انسان کا ہر عمل محفوظ ہے اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ (سورۂ لقمٰن: 16)

7- حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کیا جائے، بھلائی کا حکم دیا جائے، برائی سے منع کیا جائے اور جو مصائب آئیں ان پر صبر کیا جائے۔ (سورۂ لقمٰن: 17)

8- ہمیں عاجزی اور انکساری اختیار کرنی چاہیے، کیوں کہ تکبر اور شیخی بگھارنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (سورۂ لقمٰن: 18)

9- ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔ (سورۂ لقمٰن: 19)

10- اللہ تعالیٰ تمام اعمال سے باخبر ہے۔ (سورۂ لقمٰن: 29)

11- قیامت کے دن کوئی کسی کی طرف سے بدلہ نہیں دے سکے گا۔ (سورۂ لقمٰن: 24)

12- قیامت کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ (سورۂ لقمٰن: 34)

(۳۱) سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ (۵۷)

سورۂ لقمٰن مکی ہے (آیات: ۳۴، رکوع: ۴)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا اس میں سورۂ لقمٰن کا متن شامل نہیں ہے۔

USTAD استاد

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i- حضرت لقمان اہل عرب میں مشہور تھے:

(الف) تاجر (ب) شاعر (ج) حکیم ودانا (د) خطیب

ii- حضرت لقمان نے نصیحتیں کیں:

(الف) اپنے بیٹے کو (ب) اپنے بھائی کو (ج) اپنے شاگرد کو (د) اپنے دوست کو

iii- حضرت لقمان نے شرک کو قرار دیا:

(الف) گناہِ کبیرہ (ب) نحوست کا باعث (ج) ظلم عظیم (د) ناجائز کام

iv- حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ زمین پر مت چلنا:

(الف) اکڑ اکڑ کر (ب) تیز تیز (ج) آہستہ آہستہ (د) اچھل اچھل کر

v- ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اختیار کرنی چاہیے:

(الف) نرمی (ب) سختی (ج) تیزی (د) میانہ روی

جوابات: i- حکیم ودانا ii- اپنے بیٹے کو iii- ظلم عظیم iv- اکڑ اکڑ کر v- میانہ روی

سوال 2: مختصر جواب دیجیے۔

i- سورۂ لقمٰن کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: اس سورت میں چونکہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا تذکرہ ہے، اس لیے اس سورت کا نام سورۂ لقمٰن رکھا گیا۔

ii- حضرت لقمان کون تھے؟

جواب: حضرت لقمان اہلِ عرب کے بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے۔ ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بہت وزن دیتے تھے، یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم یعنی دانا کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔

iii- سورۂ لقمٰن کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب: سورۂ لقمٰن کا خلاصہ ''توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاد دہانی'' ہے۔

iv- سورۂ لقمٰن کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ سب سے بڑے محسن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔ (سورۂ لقمٰن: 12)

2- شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ (سورۂ لقمٰن: 13)

سوال 3: تفصیل سے جواب دیں۔

- سورۂ لقمٰن پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال 2،1

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ حضرت لقمان کی طرح مزید نیک کردار قرآن مجید میں تلاش کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ سورۂ لقمٰن میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں مذکور ہیں، ان کا ایک چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ سورۂ لقمٰن میں ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کا بھی ذکر کیا ہے۔ تحقیق کر کے بتائیے کہ اسلام میں والدین کا کیا مقام ہے اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی کس قدر تاکید کی گئی ہے؟

جواب: **ماں باپ کا مقام اور حُسنِ سلوک:** والدین کے مقام اور حُسنِ سلوک سے متعلق قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور تیرے ربّ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آؤ اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی حد کو پہنچ جائیں تو تم انھیں اُف بھی نہ کہو اور ان پر خفا نہ ہو اور نہ انھیں جھڑکو اور ان سے ادب، عزت اور نرم لہجے میں بات کرو، اور ان کے لیے اطاعت کے بازو محبت سے بچھا دو اور کہو اے میرے رب تو ان کی کمزوری میں ان پر ایسا ہی رحم فرما جس طرح انھوں نے میرے بچپن میں مجھے مہربانی سے پالا ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل: 23)

حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔ (ترمذی) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مزید فرمایا: ماں باپ اولاد کے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ (ابن ماجہ)

ماں باپ کو محبت کی نگاہ سے دیکھنے پر مقبول حج کا ثواب ہے۔

برائے اساتذہ کرام

☆ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحتیں کیں وہ طلبہ کو بتائیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت کا درس دیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ گفت گو کے آداب طلبہ کو سکھائیں۔

جواب: **آدابِ گفت گو:**

1- نرم و شیریں لہجے میں بات کرنا۔
2- بات کرتے ہوئے آواز نہ بہت بلند ہو اور نہ ہی بہت آہستہ۔
3- بامقصد گفت گو کرنا۔
4- دورانِ گفت گو چہرے پر ہلکا سا تبسم ہونا۔
5- بُرے الفاظ سے گریز کرنا۔
6- جب ایک بندہ بات مکمل کر چکے تو پھر بات شروع کرنا۔
7- تیز بولنے کی بجائے ٹھہر ٹھہر کر بات کرنا۔

☆ سورۂ لقمٰن میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معانی طلبہ کو بتائیں۔

جواب: عملی کام۔

USTAD 360° استاد

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 سورۃ لقمٰن ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی مدنی (D) آخری مدنی

-2 سورۃ لقمٰن کی آیات ہیں:

(A) 98 (B) 93 (C) 60 (D) 34

-3 جب کفارِ مکہ مختلف حیلوں، بہانوں سے اور پر تشدد کارروائیوں سے اسلام کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے اس وقت نازل ہوئی:

(A) سورۃ الکوثر (B) سورۃ الجن (C) سورۃ لقمٰن (D) سورۃ الناس

-4 سورۃ لقمٰن میں حضرت لقمان کی نصیحتوں کا تذکرہ ہے:

(A) اپنے بیٹے کو (B) اپنے بھائی کو (C) اپنے چچا کو (D) اپنے دوست کو

-5 حضرت لقمان ایک بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے:

(A) اہل مصر میں (B) اہل یونان میں (C) اہل روم میں (D) اہل عرب میں

-6 اہل عرب بہت وزن دیتے تھے:

(A) حضرت لقمان کی شاعری کو (B) حضرت لقمان کی حکیمانہ باتوں کو
(C) حضرت لقمان کی نصیحتوں کو (D) حضرت لقمان کی طب کو

-7 عرب شاعروں نے حضرت لقمان کا اپنے اشعار میں تذکرہ کیا ہے:

(A) ایک فلسفی کی حیثیت سے (B) ایک مفکر کی حیثیت سے
(C) ایک دانا کی حیثیت سے (D) ایک بادشاہ کی حیثیت سے

-8 حضرت لقمان قائل تھے:

(A) مجوسیت کے (B) شرک کے (C) بت پرستی کے (D) توحید کے

-9 حضرت لقمان نے ظلم عظیم قرار دیا:

(A) فساد فی الارض کو (B) شرک کو (C) جھوٹ کو (D) فسق و فجور کو

-10 حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ:

(A) کبھی شرک نہ کرنا (B) کبھی جھوٹ نہ بولنا (C) کبھی وعدہ خلافی نہ کرنا (D) کبھی خیانت نہ کرنا

-11 توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاد دہانی خلاصہ ہے:

(A) سورۃ مریم کا (B) سورۃ طٰہٰ کا (C) سورۃ الحج کا (D) سورۃ لقمٰن کا

-12 حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اگر مصیبت آجائے تو:

(A) اللہ سے رجوع کرنا (B) صبر کرنا (C) لوگوں سے رجوع کرنا (D) گھبرانا نہیں

USTAD 360° استاد

-13 سورۃ لقمٰن کے آخر میں بیان ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا (B) اللہ تعالیٰ کی قدرت کا

(C) اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا (D) اللہ تعالیٰ کی رحمت کا

-14 سب سے بڑے محسن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا تقاضا ہے:

(A) فلسفیوں کا (B) دنیاوی حالات کا (C) حکمت و دانائی کا (D) سیاسیات کا

-15 سب سے بڑا ظلم ہے:

(A) قتل کرنا (B) گالی دینا (C) انسان کو آگ میں جلانا (D) شرک کرنا

-16 قیامت کے دن نتیجہ نکلے گا:

(A) انسان کے ہر عمل کا (B) اچھے اعمال کا (C) برے اعمال کا (D) دنیاوی مصائب کا

-17 اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے:

(A) عاجزی سے (B) انکساری سے (C) قناعت سے (D) تکبر سے

-18 ہمیں زندگی کے تمام معاملات میں:

(A) محنت سے کام کرنا چاہیے (B) میانہ روی اختیار کرنی چاہیے

(C) دوسروں سے مشورہ کرنا چاہیے (D) علم سے کام لینا چاہیے

جوابات:

-1 (A)	-2 (D)	-3 (C)	-4 (A)	-5 (D)	-6 (B)	-7 (C)	-8 (D)	-9 (B)	-10 (A)
-11 (D)	-12 (B)	-13 (A)	-14 (C)	-15 (D)	-16 (A)	-17 (D)	-18 (B)		

مختصر جوابی سوالات

-1 سورۃ لقمٰن مکی ہے یا مدنی نیز اس کی کتنی آیات ہیں؟

جواب: سورۃ لقمٰن مکی سورت ہے۔ اس میں چونتیس (34) آیات ہیں۔

-2 سورۃ لقمٰن کب نازل ہوئی؟

جواب: سورۃ لقمٰن مکی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب کفار مکہ کی مخالفت اپنے عروج پر تھی۔ وہ مختلف حیلوں، بہانوں اور پرتشدد کارروائیوں سے اسلام کی نشر و اشاعت کا راستہ روکنے کی کوششیں کر رہے تھے۔

-3 سورۃ لقمٰن کی وجہ تسمیہ تحریر کریں۔

جواب: اس سورت میں چونکہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا تذکرہ ہے، اس لیے اس سورت کا نام سورۃ لقمٰن رکھا گیا۔

-4 حضرت لقمان عرب میں کس حیثیت سے مشہور تھے؟

جواب: حضرت لقمان اہل عرب کے بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے۔

-5 اہل عرب کے ہاں حضرت لقمان کی حکیمانہ باتوں کی کیا حیثیت تھی؟

جواب: ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بہت وزن دیتے تھے، یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم یعنی دانا کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔

Ustad360.com

6- اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کے تذکرے سے مشرکین کو کیا سمجھایا ہے؟

جواب: قرآنِ کریم نے اس سورت میں یہ واضح فرمایا ہے کہ لقمان جیسے حکیم اور دانش ور جن کی عقل و حکمت کا تم بھی لوہا مانتے ہو، وہ بھی توحید کے قائل تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک ماننے کو ظلمِ عظیم یعنی بہت بڑا ظلم قرار دیا تھا اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ تم کبھی شرک مت کرنا۔

7- سورۃ لقمٰن کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب: سورۃ لقمٰن کا خلاصہ "توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاددہانی" ہے۔

8- سورۃ لقمٰن کے شروع میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: سورۃ لقمٰن کے شروع میں قرآن مجید سے فائدہ اٹھانے والوں کے لیے اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔

9- حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کیں ان میں سے چند ایک لکھیں۔

جواب: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! کبھی شرک مت کرنا، نماز قائم کرتے رہنا۔ خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اچھے کام کا حکم دینا اور برے کام سے منع کرنا۔ اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنا۔ لوگوں سے اچھے طریقے سے پیش آنا۔

10- حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو میانہ روی کے حوالے سے کیا نصیحتیں کیں؟

جواب: زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چلنا بلکہ زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح چلتے ہوئے بھی میانہ روی اختیار کرنا۔ جیسے چال ڈھال میں میانہ روی اختیار رکھنا اسی طرح بولنے میں بھی میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو دھیما رکھنا۔

11- سورۃ لقمٰن میں کن چیزوں کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے؟

جواب: اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید، قدرت اور صفات کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

12- سورۃ لقمٰن کے آخر میں کون سا بیان ہے؟

جواب: سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا بیان ہے۔

13- سورۃ لقمٰن کی آیت نمبر 15 میں کس کی پیروی کرنے کا حکم ہے؟

جواب: ہمیں اپنے باپ دادا کی اندھی پیروی کے بجائے اس شخص کی پیروی کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔

14- انسان کے اعمال کے بارے میں سورۃ لقمٰن کی آیت نمبر 16 میں کیا ذکر ہے؟

جواب: انسان کا ہر عمل محفوظ ہے اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ نکل کر رہے گا۔

15- حکمت و دانائی کا تقاضا کیا ہے، سورۃ لقمٰن آیت نمبر 17 کے مطابق جواب دیں؟

جواب: حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ تعلق قائم کیا جائے، بھلائی کا حکم دیا جائے، برائی سے منع کیا جائے اور جو مصائب آئیں ان پر صبر کیا جائے۔

16- سورۃ لقمٰن آیت نمبر 18 میں کون سا رویہ اختیار کرنے کی ہدایت ہے؟

جواب: ہمیں عاجزی اور انکساری اختیار کرنی چاہیے، کیوں کہ تکبر اور شیخی بگھارنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

17- سورۃ لقمٰن آیت نمبر 19 کے مطابق ہمیں کہاں کہاں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے؟

جواب: ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔

USTAD 360° استاد